

ایڈیٹر خطوط



انور پیریمی، کولکاتا

اچین کا تازہ شمارہ ملادھ معلومات نہایت ہی اہم اور کار آمد ہیں گریں نے پہلی فرست میں مولا ناروی کے متعلق مفہامیں اور انتروپوکوپ چاہے۔ ڈاکٹرنویت ار گن کا یہ خیال کر دیا جائی خدا ہاک ہوتی جائے گی اور انسانی جانیں جس قدر ارزش ہوتی جائیں گی روپی کی معنویت میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ میں بھی ڈاکٹرنویت ار گن کے الفاظ میں ہی اس ظہیر روحانی شاعر کو خرج عقیقیت پہنچ کر رہا ہوں۔ ایک کثیر ترقیتی معاشرے میں صوف کے کوہار پرہیزی ڈالتے ہوئے ڈاکٹرنویت ار گن کا یہ کہا کہ ”صوف خود ساختہ“ تھی کے سچے آزادی عطا کرتا ہے اور ہندوستان میں صوف کی جگہ ہی کافی گہری رہی ہیں اور ہندوستان دارمکہ صوف کی ڈور سے بندھ کر ایک درمرے کے قریب ہو سکتے ہیں۔“ ایک ظہیر ایشان گلر ہے۔ کاش کہ ہندوستان دارمکہ صوف کے ذریعہ ایک خدا کی حالت اور اس کے ادھامات پر گل کرنے میں ایک دوسرا کی ہمدری پر دکھ کرتے۔ بے خبری کا ملال، ہندوستان بنا پر لیاقت کون؟ اور کالا آزار کا آزار کافی اہم اور قابل توجہ ہیں۔ محنت عام سے شلک ان مسائل پر حکومت کو سمجھیجی سے غور و گلکرنی چاہئے۔



راشد جمال فاروقی،

ویر بھدرہ، لہرہ دون

گزشتہ شمارہ میں آپ کا آنوبایگر فلک مضمون سبق آموز اور تحریک دینے والا تھا۔ تازہ شمارہ بھی حسب سابق دل نواز بھی ہے، معلوماتی بھی۔ عصری امریکی کافش اور شاعری کے تھانے سے بھی کچھ داشت کر دیں تو تم جیسوں کا بڑا بھلا ہو گا۔ اچین کے ساتھ تاریخی خوازوں کے خانہ سے متعلق کتابچے بھی موجود ہوا۔



جي سریندواس راؤ، ہمن کونڈہ، آندھرا پردیش
شاندار ورد پچپر رسالہ "اردو اچین" برائیل رہا ہے اور اسے میں بہت عجیبت کے ساتھ پڑھ رہا ہوں۔ حالیہ رسالہ میں آپ نے "امریکی مسلمانوں کا سفرنگ" بہت پکش اندماز میں بیان کیا ہے۔ امریکی مسلمان بھی جو کافر یہاں وقار اور باعزت طور پر انجام دیجے ہیں جتنا کہ کربلہ، پاکستان اور ہندوستان کے حضرات کیا کر رہے ہیں۔ جن انہیں کامل خوشیوں سے نوازے۔ نومبر دسمبر ۲۰۰۷ء کے شمارے میں آپ کے تحریر کردہ مضمون "بے خبری کامال" سے پہلے آپ کی پیدائش ۱۹۵۵ء میں ہوئی۔ میں نے دو سال بھی ۱۹۵۳ء میں جامعہ مذہبیت سے ایم اے پاس کیا تھا اور فوراً ایک پھر ارکی جیشیت سے ملازمت شروع کر دی تھی۔ اس وقت میری عمر ۸۰ سال ہے۔ ہمارا در بہت دلچسپ اور ہر لیٹل سے خوش حال تھا۔



اشفاق احمد عارفی،

اردو الفرم مسکن فن، تلاقیات و والسنہ، حکومت دہلی
اچین، شمارہ نویری فروری ۲۰۰۸ نظر نواز
ہوا۔ رسالے کی زیر و زینت کا کیا کہنا۔ معلومات افریاد اور بصیرت افسوس مٹھائیں کے اعتبار سے رسالہ اپنی مثال آپ ہے۔ مضمون "رف" کے بولوں کی کلشی اور عنائی "قدرت کے حسن اور فکاری کا ایکان کرتا ہے۔" امریکے میں گاندھی تی کے گلش اک پا" اور "امریکے میں ہندوستانی معاشرہ" تاریخی اور ثقافتی اہمیت سے قیع ترین مٹھائیں ہیں۔



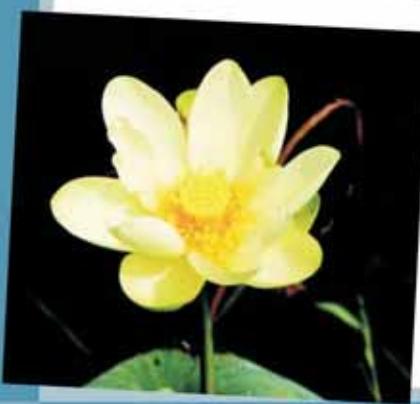
بشير کار،

توحید گنج، بارہ مولہ،

جمون و کشیر

اردو میں اتنے شاندار اور معیاری رسالے سے نہ صرف مختلف موضوعات کی معلومات حاصل ہوتی ہیں بلکہ اس طرح آپ اردو زبان کی کافی خدمت کر رہے ہیں۔ رسالہ کا معیار جہاں بہت بہتر ہے وہیں رسالہ کا گیٹ آپ اور اسادی بھی کافی وکش

ہوتی ہیں۔ رسالہ کے لئے چند جاہوں پہنچ ہیں: رسالہ میں ایک ادبی کالم مسئلہ شائع کیا جائے، امریکہ کی مشبور سیاستوں کی بایگر فنی یا آنوبایگر فنی شائع کی جائے، امریکے کی زراعت کے بارے میں جانکاری دی جائے تاکہ باقی دنیا بھی فائدہ اٹھائے، امریکہ کے مسلم اداروں کے بارے میں تفصیل دی جائیں ساتھی ان کے کام کا ریکارڈ بھی بتایا جائے۔



انیل کے گوئیں، بیوٹانک گارڈن، لکھنؤ
آپ کے نئے کہندر کے صفات پلٹ رہا تھا جو کار آرکی ٹیکنالوگیاٹ کے موضوع کے تحت ایک اپنی اپنیت مدد ہو جیش کش ہے۔ میاڑک با چوکیں کریں۔ اس سالہ میں کہنا ہے کہ جنبر ۲۰۰۸ کے تحت جو خاص تصویر شائع کی ہے وہ امریکی کنول بنیں ہیں۔ اسیں بھیز ہے۔ اسیں بھیز ہے۔ اسیں بھیز ہے۔ اسیں بھیز ہے۔

اچین کا جواب: ہم انل کے گوئیں
اس ظہیر کی نئاندی کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں اور اپنے قارئین کی خدمت میں ایک حقیقی امریکی کنول کی تصویر پہنچ کرنے میں خوشی حسوس کرتے ہیں۔

ب